ترجمہ و تلخیص

مسلمان قاضیوں کے تذکرے

ڈاکٹر بدری محمد فہد ——————— ترجمہ : ابوسعد اصلاحی

مقدمہ

زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ بہت سے نئے موضوعات و مباحث نے اسلامی تہذیب و تمدن کو ایک ناقابل فخر و تعجب خیز رفعت عطا کی۔ لیکن موضوع قضاء کہ جس پر اسلامی عدل اجتماعی کا انحصار ہے، اس روشنیٔ علم سے یکسر محروم رہا۔ ناقد حضرات نے اسلامی تہذیب کے دوسرے مباحث و موضوعات کے مقابلے میں اس پر توجہ دینے میں سخت کوتاہی برتی ہے، جبکہ عدل اجتماعی کا مطالعہ دوسرے اور موضوعات کے ساتھ ساتھ قضاء سے بہت زیادہ متعلق ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ ایسا مطالعہ جو تمام اسلامی ممالک کی ثقافت پر حاوی ہو۔ قرون وسطی میں مسلمانوں کی تہذیبی و روحانی وحدت کا پتہ دیتا ہے۔ موجودہ تاریخی بحثیں جو کہ مختلف اسلامی ممالک کے تمدن کی ثقافت کشائی کرتی ہیں، ماضی کے غاروں میں دبے ہوئے اسلامی قضاء کے ورثہ پر تھوڑی بہت روشنی ڈالتے ہوئے یہ واضح کرتی ہیں کہ مسالک کے ظہور سے پہلے قضاء کا موضوع روایت اور قیاس سے کس طرح سیراب ہوا۔ اور لوگوں نے کس طرح احکام کی پیروی کی۔ اور آخر میں اس بات کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ علماء نے اپنے مسالک سے آزاد ہو کر اپنے علم سے کس طرح فیصلہ دیا۔ یہ چیز تطبیقی میدان میں فقہ اسلامی کے ان احکام کی کثرت کا پتہ دیتی ہے جو کہ حکام دیا کرتے تھے۔

ہمارے اسلاف نے موضوع قضاء کی طرف توجہ کر کے ہر شہر کے قضاۃ کے بارے میں لکھا ہے۔ اور ان کتابوں کو قضاء کے احکام بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی عادت

کے مطابق لطائف اور دلچسپ باتوں سے آراستہ کیا ہے۔ یہ لطائف مجلس قضاء میں پیش آیا کرتے تھے۔ وکیع کی کتاب "اخبار القضاۃ" کندی کی کتاب "الولاۃ و کتاب القضاۃ" اور ہندی کی کتاب "دیوان الوثائق"[۵۱] مندرجہ بالا باتوں کی تصدیق کرتی ہے۔

قضاۃ کی تاریخ مختلف ممالک میں عدل اسلامی کے چلن اور قضاء کے عروج و زوال پر روشنی ڈالتی ہے۔ جبکہ حکام اور خلفا اپنی مرضی کے مطابق قاضیوں کو حکم نامے جاری کرنے پر مجبور کرتے تھے۔ نتیجہ کے طور پر تھوڑی ہی مدت میں قضاء کا تقدس آلودہ ہو گیا۔ اسی بنا پر تاریخ قضاۃ کی اشاعت اور اس کا مطالعہ قاری کے سامنے قضاء اسلامی کے حقائق اور سچے نقوش ابھارے گا۔ اور برے نمونوں سے قاری کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

ٹھیک اسی طرح تاریخ کی اشاعت و مطالعہ اس بات کو واضح کر دے گا کہ علماء اور قضاۃ کس طرح دربار حکومت سے آزاد ہو کر[۵۲] کسی خاص مسلک کو اختیار کرنے پر مجبور نہیں ہوئے۔

امام ابو حنیفہؒ کا منصب قضاء سے انکار اور امام مالکؒ کا موطا کو حکومت کی قانونی دستاویز بنانے سے گریز کے مشہور واقعات اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ اس کی سب سے بڑی شہادت دور عباسی میں امام احمد بن حنبل پر مظالم کا مشہور واقعہ ہے۔ اندلس میں اموی حکومت نے لوگوں کو کسی خاص مسلک کے التزام پر مجبور نہیں کیا اور اس دور حکومت میں قاضی کا انتخاب اس کے اخلاق و کردار کی بنا پر عمل میں آتا تھا اور قاضی اپنے مسلک کے مطابق فیصلہ دینے میں آزاد تھا۔

ہمارے اسلاف کی توجہ کا مرکز قضاء کے تاریخی پہلو ہی پر نہیں بلکہ انھوں نے قضاء کے فقہی پہلو کو بھی اپنی توجہ کا مرکز بنایا۔ اور اس سلسلہ میں ایک ضخیم ورثہ چھوڑا ہے۔ جس کا کچھ حصہ عمومی طور پر قضا سے متعلق ہے اور کچھ دوسرے خاص پہلوؤں پر مشتمل ہے

---

[۵۱] اس کتاب کا ذکر مقالہ میں آگے آرہا ہے۔ [۵۲] اس سلسلہ میں کتاب "التاریخ فی العصر العباسی" مطالعہ کریں۔ [۵۳] حوالہ گذشتہ

جن میں ان مناقشات کا ذکر ہے جو کہ ایک خاص جزو کا مطالبہ کرتے ہیں تاکہ قاری کے سامنے قضاۃ اور ارباب حل وعقد کے سارے مسائل سمٹ کر آجائیں۔

جب میں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا تو اس بات کا شدت سے احساس ہوا کہ قضاءِ اسلامی کے بارے میں تمام مسلمان مصنفین کی تحریروں کا احاطہ نہ کر پانے کی وجہ سے اس موضوع سے وفاداری نہیں ہو سکی۔ لیکن چونکہ موضوع بڑا ہی مقدس ہے اس لئے اس پر قلم اٹھانے کا ارادہ کر ہی لیا ہے اور استدراکات کو دوسروں پر چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ موضوع کے مطالعہ کا شوق پروان چڑھے۔ موضوع اتنا جامع اور بسیط ہے کہ کسی ملک کے ایک دو ناقد اس کا حق ادا کرنے سے قاصر رہیں گے۔ اس کے لئے انتھک اور جان توڑ کوششوں کی ضرورت ہے۔

ان چند اوراق میں چند باتیں قابل توجہ ہو سکتی ہیں سپرد قلم ہیں۔

(۱) یہ چند اوراق جن کا تعلق اسلامی ورثہ سے ہے اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ چند کتابوں کی طباعت و اشاعت ان کی شہرت کا سبب بن سکتی ہے جب کہ ان سے بہتر اور بنیادی تصانیف عدم طباعت و اشاعت کی بنا پر پردۂ گمنامی میں پڑی ہوئی ہیں اس سے بڑھ کر ہمارے جہل کا اور کیا شاخسانہ ہو سکتا ہے۔

(۲) تمام تالیفات جو قصبوں اور شہروں کے قضاۃ کے بارے میں شرق وغرب کے تمام مسلم ممالک میں دستیاب ہیں، مسلمانوں کی تہذیبی و ثقافتی وحدت کا پتہ دیتی ہیں۔ مثلاً ابو المهلب هشيم بن سليمان الحيشى المتوفى ۲۷۵ھ / ۸۸۸ء کی کتاب "ادب القاضی و القضاء" مولف امام ابو حنیفہ کے مسلک کی پیروی کرتے تھے حالانکہ یہ وسط افریقہ میں رہتے تھے جہاں مالکی ثقافت کا چلن تھا۔

(۳) اگلے یا بعد کے قضاۃ کے بارے میں اکثر تالیفات ہمارے ہی عہد کے مولفین کی ہیں اسی لئے میں نے یہ کوشش کی ہے کہ قاضی کی کتاب کے بعد مولف کا نام لکھوں تاکہ مکمل طور سے واضح ہو جائے کہ قدماء میں کس نے قضاء کی جانب توجہ کی ہے اور اپنے لوگوں میں سے کس نے اس وظیفہ کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہے خواہ وہ حکومت کا

درباری محافظ، مشیر یا قاضی رہا ہے۔

(۴) قضاء اسلامی کی تاریخ پر پہلی کتاب "اخبار قضاۃ البصرۃ" اس کے مؤلف ابن عبید محمد بن المثنیٰ (۲۰۹ھ / ۸۲۴ء) ہیں۔ اور پہلی فقہی کتاب جو کہ معاملاتِ قضاء سے متعلق ہے ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم (۱۸۲ھ / ۷۹۸ء) کی "ادب القضاء" ہے

(۵) یہ چند اوراق اور جہالت کے قضاء کا بھی پتہ دیں گے کہ کوئی طرز حکومت نہیں تھا اور ایک معاملہ فہم فیصلہ دیا کرتا تھا۔

(۶) اسلام ایک نئی شریعت اور نئے قضاء کے ساتھ جلوہ افروز ہوا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے قاضی کی حیثیت سے شریعت کے احکام کی تطبیق کی جو کہ اول اول تو حدیث و سیرت کی کتابوں کی زینت بنے اور بعد کے زمانوں میں ایک جگہ سمودیے گئے اور قضاۃ اور حکام کے لئے مثالی حیثیت اختیار کر گئے۔

(۷) تاریخ قضاۃ یا قضاء سے متعلق فقہی کتابوں میں مولفین یا تو عربی ہیں یا عجمی۔

(۸) شیعی قضاء کی کتابوں پر اسے زمانے میں کم تھیں جب کہ بعد کے زمانے میں ان کتابوں کی بھرمار ہوگئی۔ میں نے زیادہ تر آغا بزرگ الطہرانی پر اعتماد کیا ہے۔ مگر انھوں نے بھی اپنے مصادر کے متعلق کچھ ذکر نہیں کیا ہے۔ اور جن کا ذکر بھی کیا ہے وہ چند فقہی کتابوں کی لمبی لمبی فصلوں سے زیادہ نہیں ہیں۔ جیسے قضاء و شہادات کی فصل کتاب "تحقیق[۱۱] الدلائل" کی ہی ایک فصل ہے۔

(۹) قضاء سے متعلق فقہی ورثے کی کثرت نے بعض مولفین کو آمادہ کیا کہ مسائل کو قصیدوں کی صورت میں نظم کر دیں تاکہ اور علمی مواد کی طرح ان کو بھی یاد کرنے میں سہولت ہو جائے اس سلسلہ میں الادیب شمس العلماء محمد بن دانیال الکحال (ت ۷۰۸ھ) کا وہ کارنامہ ہے جو کہ بعد میں کتاب "رفع الاصر" کی بنیاد بنا۔ اور کتاب "المنظومۃ المحبیۃ او عمدۃ الحکام و مرجع القضاء فی الاحکام" کے مولف ابن العطار محب الدین بن شمس الدین محمد الحنفی ہیں۔ اور ابن عاصم (ت ۸۲۹ھ) "قصیدۃ عاصمیہ او تحفۃ

[۱۱] الذریعہ ج ۳ ص ۴۸۲۔

ابن عاصم" کے مولف ہیں۔

(۱۰) رجسٹروں اور وثائقوں پر مشتمل قضاء کے امور کے بارے میں تالیفات ثانوی دستاویز بنانے کے پرانے چلن پر روشنی ڈالتی ہیں۔ پھر یہ کہ ان تالیفات کا مطالعہ قاضی کو کافی آسانیاں فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں اس میں بہت سا قیمتی تاریخی سرمایہ بھی ہے جس سے مستشرق الاسپانی خلیان نے اس تالیف کے اندلسی میراث سے متعلق حصہ سے خصوصی فائدہ اٹھایا ہے اسی طرح اس نے وثائق کی کتابوں سے لوگوں کی لغات[۵۵] اور نسلوں کے متعلق میں معلومات اخذ کی ہیں۔

(۱۱) اس ملغوبے میں ایک مورخ اور ناقد کے لئے ادب عربی کی تاریخ کے بارے میں اور ایک قانونی فقیہہ کے لئے بہت سے ایسے اجتماعی اور اقتصادی امور کی معلومات کا اچھا خاصا سرمایہ موجود ہے جن کا ہماری آج کی زندگی سے براہِ راست تعلق ہے۔ اور جن کے بارے میں عام تاریخی کتابیں روشنی ڈالنے سے قاصر ہیں۔ نیز بہت سے قاضی نظم ونثر میں یکساں درک رکھتے تھے اور ان کے اقوال امثال کی طرح مشہور ہیں۔ جیسے کتاب "نشوار المحاضرۃ" کے قاضی تنوخی اور قاضی جرجانی اچھے ناقد اور ادیب تھے عبدالجبار الہمدانی المعتزلی کو بھی اسی میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

(۱۲) یہ میراث تمام مسلم ممالک کے مختلف زمانوں کے فقہاء و قضاۃ کی فکر کا وسیع آشنا کی غمازی کرتی ہے۔ موضوع کی گہرائی و گیرائی کی بدولت علم الوثائق و السجلات، علم الخلاف یعنی مقارنت بین المذاہب کے خاص شعبے معرض وجود میں آئے۔ یہی نہیں بلکہ علم قضاء ایک مستقل حیثیت اختیار کر کے مذہب کی ایک شاخ قرار پا گیا۔ ابن فرحون اس پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ "علم قضاء احکام کی معرفت اور مقدمات کی واقعاتی جزئیات پر مشتمل ہے۔ اور ان مقدمات کے فقہ کی کتابوں میں مذکور نہ ہونے کی وجہ سے احکام سے ناواقف شخص کو اندھیرے میں تیر چلانا پڑتا ہے۔"

---

۵۵ اس کے لیے تاریخ الفکر الاندلسی ملاحظہ کریں۔

(۱۳) اور آخر میں صرف اس قدر عرض ہے کہ میری جد وجہد شاید محقق کو مختلف مسلک و زمانہ کے مولفین کے بارے میں اشتباہ سے محفوظ رکھ سکے۔ اور اسی طرح ان مولفین سے بھی واقفیت کا موقع فراہم کرسکے جن کو کسی وجہ سے شہرت نہ حاصل ہوسکی جس کے وہ مستحق تھے۔ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ اشتباہ سے پردہ اٹھا دوں اور صورتحال کو واضح تر کردوں۔ اس سلسلے میں میں نے بحر العلوم کی کتاب "دلیل القضاء الشرعی" سے استفادہ کیا ہے۔ مولف بحر العلوم نے اس کتاب کو "القضاء فی الاسلام" کے مولف ابن طرطوس سے نقل کیا ہے۔ طرابلسی حنفی کی کتاب "معین الحکام" جو کہ ابن فرحون کی تالیف "تبصرۃ الحکام"[۵۶] سے منقول ہے۔ میرے زیر مطالعہ رہی ہے۔ میں نے دونوں کتابوں کو پہلو بہ پہلو ساتھ رکھ کر تقابلی مطالعہ کیا ہے تاکہ ہر طرح کے اشتباہ سے محفوظ رہا جا سکے۔

والله تعالیٰ وھو المستعان

(الف) قضاۃ جاہلیت کے بارے میں تالیفات۔

۱۔ المنافرات بین القبائل واشرات المشائر واقضیۃ الاحکام بینھم فی ذلک۔

مولف: ابو الحسن النابۃ: محمد بن القاسم التمیمی۔ یہ ابن الندیم[۵۷] کے معاصر تھے۔

۲۔ حکام العرب:

مولف: ھشام الکلبی، ھشام بن محمد بن السائب (ت ۲۰۶۔ ۸۲۱)[۵۸]

(ب) نبی صلعم کے خلفاء راشدین کے قضایا کے بارے میں تالیفات:

---

[۵۶] اس کتاب کو متعلقہ بحث کے سیاق وسباق میں ملاحظہ کریں۔ [۵۷] ابن الندیم: ۱۸۳ (الصفدی: الوافی ۴: ۳۴۶۔

[۵۸] ابن الندیم ۱۴۷

۱۔ القضاء والاقضیة وما قضی به النبی صلی اللہ علیه وسلم[۹]
مولف ابن العاصم: احمد بن عمر الضحاک الشیبانی (ت ۲۸۷/۹۰۰م)
اس کتاب کو ابو سعد السمعانی کے والد محمد السمعانی (۵۱۰ھ) نے ابو القاسم غانم بن محمد البرجی الاصبہانی (ت ۵۱۱ھ) سے سنا ہے[۱۰]

۲۔ اقضیة الرسول علیه الصلوۃ والسلام:
مولف مرغینانی ظہیر الدین علی ابن عبد الرزاق الحنفی (ت ۵۰۶ھ/۱۱۱۲ء)۔ اس کتاب کی شرحیں بھی ہیں مگر حاجی خلیفہ نے ان کا ذکر نہیں کیا[۱۱]

۳۔ اقضیة الرسول صلی اللہ علیه وسلم: مولف:
قرطبی: ابو عبد اللہ بن فرج المالکی (۵۵۰ھ/۱۱۵۵ء) میں زندہ تھے اس کتاب کو ابوبکر محمد بن خیر الاشبیلی (ت ۵۷۵ھ/۱۱۷۹ء) نے اپنے شیخ ابن القاسم احمد بن محمد بن بقی سے گھر پر پڑھا۔ اور اس کا نام (احکام رسول اللہ صلعم) رکھا[۱۲] شاید یہی کتاب (المولفات الفقهیة المتعلقة بامور القضاء) کے عنوان کے تحت بھی ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ مختار بیک کے مکتبہ میں موجود ہے۔ یہ کتاب اوسط درجہ کے ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور ۱۳۴۶ھ میں دار احیاء الکتب العربیہ نے اس کو طبع کر کے شائع کیا۔

یہ کتاب عہد نبوی میں پیش آنے والے مسائل کے احکام پر مشتمل ہے۔ اس کی فصلوں کا نام موضوع کے لحاظ سے رکھا گیا ہے۔ جیسے کتاب الجہاد، کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب البیوع، کتاب الاقضیہ، کتاب الوصایا، حکم فی الکلاب، حکم فی الوکیل یربح فیما وکل

---

[۹] التحبیر فی المعجم الکبیر ۲: ۱۳۳، ۲۷۶۔ [۱۰] ان دونوں کے حالات کے متعلق الذہبی ملاحظہ کریں: العبر: ۴، ۲۴، ۲۲۔ [۱۱] حاجی ۱: ۱۳۷ [۱۲] ن۔م۔ [۱۳] ابن خیر الاشبیلی: وہ فہرست جس میں انھوں نے اپنے شیوخ کے متعلق بیان کیا ہے۔ ۳۴۶

علی اتباعہ ان الربح لصاحب المال، ذکر ما کفن بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غسلہ دبلحدہ۔

۴۔ بلوغ السوال عن اقضیۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولف: ابن القیم: شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر بن قیم الجوزیۃ (ت ۷۵۱ھ) الخزانۃ التیموریۃ کی فہرست کے مطابق یہ ایک مستقل کتاب ہے۔ اس کتاب ابن القیم الجوزیہ نے جمع کیا۔ اور ایک دوسری کتاب (اعلام الملحق)[۱۴] سے ملحق کر دیا ہے۔ اشاریں محمد محی الدین عبد الحمید کی تحقیق کے مطابق ایک چھپے ہوئے نسخہ میں کتاب کے آخر میں (فی امثلۃ من فتاوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام سے ایک فصل ہے۔

میں نے اس موقع پر ان کتابوں کو مولفات فقہیہ میں شامل نہ کر کے آں حضور کے قضایا کے متعلق تالیفات میں شامل کیا ہے۔ کیوں کہ یہ کتابیں اسلام کے پہلے قاضی نبی صلعم کے قضایا پر مشتمل ہیں اس میں ایک زبردست تنبیہ ہے اس شخص کے لئے جو تاریخ اسلامی کے مطالعہ کا شائق ہے یا عہد نبوی میں قضایا کے وجود کا منکر ہے۔

أ۔ ۵۔ قضاء علی:

مولف: آبی: احمد بن عبد العزیز الجلودی (ت ۳۰۲ھ) (۹۱۴م) اس کتاب کا نجاشی نے ذکر کیا ہے [۱۵]

ج۔ تاریخ قضاء اور عام صورتِ حال کے بارے میں تالیفات۔

۱۔ الکتاب العباسی فی اخبار المنصور وقضاتہ وولاتہ

مولف: نامعلوم: ابن فوطی نے اس کو ایسے ہی نقل کیا ہے کچھ اخبار اور اصحاب المسائل کے بارے میں قاضی ابن بشر کی رائے بھی نقل کی ہے۔[۱۶]

۱۵؎ الذریعہ ج ۱۴ ص ۱۳۹ ملاحظہ کریں۔

۱۶؎ ابن الفوطی: تلخیص مجمع الالقاب ج ۵ کتاب الکاف ص ۳۰۹۔

۲- اخبار القضاۃ:

مولف: وکیع، محمد بن خلف بن حیان القاضی (ت ۳۰۶ھ/ ۹۱۸م) اس کتاب کو مطبعۃ الاستقامیہ میں تین جلدوں میں ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء میں عبدالعزیز مصطفی المراغی نے تصحیح کے ساتھ طبع کیا تھا۔ یہ کتاب صدر اسلام سے لے کر مولف کی وفات تک کے تمام شہروں کے قضاۃ کی اخبار پر مشتمل ہے۔

یہ اخبار قضاۃ پر پہلی مبسوط کتاب ہے۔ اس کتاب میں مولف نے مقدمہ کے بعد جس میں کہ احادیث کو پیش کیا ہے، قضاۃ کی اہمیت وضرورت اور قاضی کی لازمی صفات پر بحث کی ہے۔ پھر خلیفہ اول کے قضایا کے بارے میں درج ہے۔ اور اس کے بعد مولف نے قضاۃ المدینہ، قضاۃ مکہ، قضاۃ الطائف، قضاۃ بصرۃ، قضاۃ کوفہ، قضاۃ شام، قضاۃ فلسطین، قضاۃ افریقہ، قضاۃ اندلس، قضاۃ حران، قضاۃ موصل، قضاۃ مصر، قضاۃ بغداد، قضاۃ سرمن رای، اور مدائن، خراسان، واسط وغیرہ گردونواح کے قضاۃ کا ذکر کیا ہے۔ اور آخر میں قضاۃ کی اخبار کی نوادرات کو زیب قرطاس کیا ہے۔

۳- اخبار القضاۃ الشعراء: [۱۱]

مولف: الشجری: ابوبکر احمد بن کامل بن خلف البغدادی الحنفی القاضی (ت ۳۵۰ھ/ ۹۶۱م) یہ کتاب مخطوط کی شکل میں ہے۔

۴- من احتکم من الخلفاء الی القضاۃ:

مولف: ابو ہلال العسکری: ابوالحسن بن عبد اللہ (ت ۳۹۵ھ/ ۱۰۰۴م) [۱۲]

۵ نزھۃ النظار فی قضاۃ الامصار:

مولف: ابن الملقن: عمر بن علی بن احمد الشافعی (ت ۸۰۴ھ/ ۱۴۰۱م) یہ کتاب مخطوط کی شکل میں ہے۔

---

[۱۱] حاجی ۱: ۸۲۸، البغدادی ہدیہ ۱: ۶۴۔ [۱۲] ابن قاضی : طبقات النحاۃ: ۲۵۳ - جامعہ قاہرہ میں اس کا مخطوط موجود ہے۔

۶۔ الکوکب السیارۃ فی ترتیب الزیارۃ:

مولف: ابن الزیات؛ شمس الدین ابوعبداللہ بن ناصر (ت ۸۱۴ھ/۱۴۱۱م)
یہ کتاب عمومی طور پر ان علماء، محدثین قراء اور قاضیوں پر مشتمل ہے جو کہ عہد صحابہ سے لے کر مولف کے عہد تک رہے ہیں۔

۷۔ دلیل نزھۃ النظار فی قضاۃ الامصار:

مولف: الرمادی احمد بن محمد (ت ؟) یہ ابھی شائع نہیں ہو سکی ہے۔

۸۔ اتحاف الرواۃ بمسلسل القضاۃ:

مولف: ابن الشلبی؛ شہاب الدین احمد بن محمد (ت ۱۰۲۲ھ/۱۶۱۴م) اس کتاب میں صحابہ اور تابعین کے عہد کے قضاۃ پر بحث کی گئی ہے۔ اور اس میں ان کے اخلاق و اطوار اور اوصاف کا ذکر ہے۔ یہ کتاب بھی مخطوط کی شکل میں ہے اور ۳۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

۹۔ الروض الزاھر فی تواریخ الملوک والاواخر:

مولف: یاسین العمری؛ یاسین بن خیر اللہ بن محمد بن موسیٰ الخطیب العمری (ت ۱۲۳۲ھ/۱۸۱۷م) اس کتاب کو مولف نے اپنی مندرجہ ذیل کتاب (منہج الثقات) کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔ اور تحریر کیا ہے کہ کتاب قضاۃ، شیوخ اسلام، اور امراء کے نام کے حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دی گئی ہے۔

۱۰۔ منہج الثقات فی تراجم القضاۃ:

مولف: یاسین العمری۔ یہ کتاب بھی مخطوط کی شکل میں ہے اور ۱۴۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے شروع میں مولف نے اپنے نام و نسب اور مولفات کا ذکر کیا ہے، اور یہ کہ انھوں نے کس طرح تاریخ الیافعی، ابن الوردی، ابن الاثیر، الدر المکنون، اور تاریخ العینی سے مواد جمع کیا ہے حروف تہجی کے مطابق احمد کے نام سے شروع کر کے یحییٰ کے نام پر ختم کیا۔ اور پھر اختتام کتاب پر قضاۃ کے لطائف و نوادرات کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۔ اخبار مستطرفۃ:

مولف: نامعلوم۔ اس رسالہ کے جامع کا نام پردۂ خفا میں ہے۔ یہ قاضی ایاس بن

معاویہ بن قرہ وغیرہ کی اخبار پر مشتمل ہے۔

(ح) شہروں کے قضاۃ کی تواریخ کے متعلق تالیفات:

تاریخ قضاۃ العراق:

یہ تالیفات کا ایک مجموعہ ہے جو کہ عراق کے مختلف شہروں پر مشتمل ہے۔ ہم نے اسے مؤلفین کی قدامت کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے۔

۱۔ اخبار قضاۃ البصرۃ:

مولف: ابن المدینی: علی ابن عبد اللہ السعدی (ت ۲۳۴ھ/۸۴۸ء) میرا خیال ہے کہ یہ کتاب المدائنی ہی کی تالیف ہے جس کا نام مندرجہ ذیل نمبر ۳ کے تحت درج ہے۔ سبب یہ ہے کہ المدینی کی شہرت اول اول محدث کی حیثیت سے ہوئی اور ان کی اس کتاب کا نام ان کی اور دوسری تالیفات میں نہیں ملتا۔

۲۔ اخبار قضاۃ البصرۃ:

مولف: ابو عبیدہ معمر بن المثنی البصری التیمی (ت ۲۰۹ھ/۸۲۴ء) [20]

۳۔ قضاۃ اهل البصرۃ:

مولف: المدائنی: ابو الحسن علی بن محمد (ت ۲۲۵ھ/۸۴۲ء) [21]

۴۔ اخبار قضاۃ اکر تتر والبصرۃ:

مولف: ہیثم بن عدی: ابو عبد الرحمٰن (ت ۲۰۷ھ/۸۲۲ء) [22]

۵۔ اخبار القضاۃ:

مولف: طلحۃ الشاہد: طلحۃ بن محمد بن جعفر الشاہد (ت ۳۸۰ھ/۹۹۰ء) [23]

اس کتاب کو خطیب نے اپنی کسی روایت میں (تسمیۃ قضاۃ بغداد) کے نام سے

---

۲۰ یاقوت الحموی: معجم الادباء ۷: [illegible]؛ حاجی: ۲ ۱۳۵۱

۲۱ ابن الندیم: ۱۵۸؛ یاقوت الحموی ۵: ۳۱۷

۲۲ ابن الندیم: ۱۵۲

۲۳ الخطیب البغدادی: تاریخ بغداد ۴: ۳۱

ذکر کیا ہے۔ اور احمد بن اسحاق بن بہلول کے حالات لکھتے وقت اس کتاب سے کچھ باتیں کو نقل کیا ہے۔ یاقوت الحموی[۲۴] نے بھی اسی نام سے اس کتاب کی نص بیان کی ہے۔ خطیب بغدادی نے اس کتاب کی طرف بار بار رجوع کیا ہے اور اس نے شیخ علی ابن المحسن التنوخی کے واسطے سے ۱۱۲ اقتباسات نقل کئے ہیں۔ انھوں نے ایک اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "میں نے طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد کی کتاب میں ان کے خط میں اس عبارت کو پڑھا" مجھ سے بیان کیا محمد بن اسحاق القاضی نے دکیع سے اور دکیع نے جریر سے ۔یعنی ابن احمد بن ابی داؤد ـــ انھوں نے کہا کہ مامون نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ کے والد کا کیا نام ہے۔ مامون نے جواب دیا کہ یہی ان کا نام اور کنیت ہے" طلحہ کا بیان ہے کہ صحیح یہی ہے کہ ان کا نام ہی ان کی کنیت ہے۔ یہی بات کو مجھ کو ابو بکر بن بن علی بن ابی داؤد بن ابی عبد اللہ احمد بن ابی داؤد بن ابی داؤد نے بتائی ہے[۲۶]

بغدادیوں کے حالات سے کھلتا ہے کہ یہ کتاب قضاۃ بغداد کے بارے میں ہے۔ اور خطیب بغدادی کا اس پر اعتماد انہیں گوناگوں اسباب کی بنا پر ہے۔

۶- اخبار قضاۃ بغداد:

مولف: شریف رضی ابو الحسن محمد الموسوی (ت ۴۰۶ھ/۱۰۱۵ء)[۲۷] اس کا ذکر قاضی صفی الدین احمد بن ابی الرجال الیمنی الزیدی نے اپنی کتاب (مطلع البدور) میں کیا ہے[۲۸]

---

[۲۴] یاقوت الحموی: معجم الادباء ۲: ۳۸، طہ عیسیٰ البابی الحلبی۔ [۲۵] ڈاکٹر اکرم العمری موارد الخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد: ۴۷ | [۲۶] الخطیب البغدادی ۴: ۱۴۱
[۲۷] کتاب دلیل القضاء الشرعی سے منقول: ۲۲۹، ۲۳۲، مولف نے اپنی کتاب الاعلاف کے حاشیہ میں سخاوی کی جانب اشارہ کیا ہے۔ اور اپنی کتاب الذریعہ کے حاشیہ میں آغا بزرگ کی جانب اشارہ کیا ہے۔ ۱: ۳۴۵۔

۷۔ الحکام وولاۃ الاحکام بمدینۃ السلام :

مولف: ابن المنداییؒ: ابو العباس احمد بن بختیار الشافعی الواسطی (ت ۵۵۲ھ/ ۱۱۵۷م) اس کتاب کی طرف ابن احمد الدبیثی نے بہت رجوع کیا ہے۔ ان کے علاوہ بہت سے مورخین سے اس کتاب کو نقل کرنے میں چوک ہوئی ہے۔ چنانچہ کبھی تو اس کتاب کا نام الکامل[۲۹] رکھا ہے اور کئی مرتبہ (تاریخ الحکام لمدینۃ السلام) [۳۰] کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اور کبھی صرف (تاریخ الحکام او تاریخ القضاۃ والحکام او تاریخ ابن المندائی) رکھا ہے۔ اس کو تیس جگہوں پر دہرایا ہے۔ ابن الجوزی نے اس کتاب کا نام (کتاب القضاۃ) لکھا ہے[۳۱]۔ ابن رجب الحنبلی نے اس کتاب کی طرف رجوع کرتے وقت مولف کے نام المندائی کو المیدانی سے گڈمڈ کر دیا ہے۔ اور طباعت کی یہ غلطی طبع ثانی میں بھی درست نہ ہو سکی[۳۲]

ابن رجب کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ "میں نے ابن المندائی کی تاریخ قضاۃ میں دیکھا ہے" اس عبارت کا اعادہ کئی مرتبہ ہوا ہے۔ قاضی یعقوب بن ابراہیم العکبری کے حالات لکھتے وقت اس کتاب سے رجوع کیا ہے۔ موصوف باب الازج کے قاضی تھے اور خود ہی منصب قضا سے ۵۴۲ھ میں کنارہ کشی اختیار کر لی تھی[۳۳] نیز محمد بن محفوظ الکوازانی الفقیہ کے حالات زندگی کے دوران ابن رجب نے المندائی سے محفوظ احمد الابن الثانی کی تاریخ وفات کے بارے میں

---

[۲۹] ابن ... ذیل تاریخ بغداد ج ا ت ا ق ا د ۸ (ب) [۳۰] ن م: د ۱۱ (ب) ۱۹۶ (ا)
اس کتاب کا ایک جز چھپ کر مکمل ہو گیا اس لیے ہم صفحات کے نمبرات کو ایڈیشن کے مطابق تبدیل نہیں کر سکے۔ [۳۱] ابن الجوزی: المنتظم ۱۰: ۱۷۸ – [۳۲] ملاحظہ ہو کتاب "ذیل طبقات الحنابلۃ" ط ا ج ا ص ۱۷۳، ۱۷۷، ۲/۳ ہنری لاؤوست اور دھان کی توجہ سے تحقیق شدہ ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ [۳۳] ذیل طبقات الحنابلۃ ط ا ص ۱۷۳، ۱۹۲۔
[۳۴] ن م: ۱۷۳۔

نقل کیا ہے۔ حالانکہ ان کی وفات ۳۳ھ میں ہوئی۔[۳۵] مبارک بن علی البغدادی المخزمی القاضی قاضی باب الازج کے حالات کے دوران ان کی وفات میں جن مصادر کا اختلاف ہوا ہے ان میں تاریخ المنذائی بھی شامل ہے۔ چنانچہ انھوں نے لکھا ہے کہ المنذائی کی تاریخ القضاۃ کے مطابق ان کا انتقال اتوار کی شب میں چودہ محرم کو ہوا،، حالانکہ یہ ایک وہم ہے[۳۶] صالح بن شافع بن شافع الحبنلی الفقیہ کے حالات میں ابن رجب نے بعض معلومات سے ان کے حالات کو مکمل کیا ہے چنانچہ یہ حالات ان کے علم و مرتبہ کے غماز ہیں[۳۷]

حاجی خلیفہ پر بھی صورت حال گڈمڈ ہوگئی ہے۔ چنانچہ وہ اس الکتاب کو دو مختلف کتابیں سمجھ بیٹھے ہیں ایک تو تاریخ القضاۃ والحکام۔ مولف: ابوالعباس احمد بن بختیار الواسطی المتوفی ۵۵۲ھ۔ دوسری کتاب (ط اخبار القضاۃ) ہے۔ حاجی خلیفہ کا بیان ہے کہ اس کے مولف المنذائی ہیں۔ انھوں نے صراحت نہیں کی بیان خود مولف ہی کا ہے[۳۸]

۸۔ اخبار قضاۃ بغداد:

مولف: ابن الساعی: علی بن انجب (ت ۶۷۴ھ/۱۲۳۵ء)[۳۹]

۹۔ تاریخ الشہود والحکام ببغداد:

مولف: ابن الساعی: یہ کتاب تین بڑی جلدوں میں ہے[۳۹]

۱۰۔ تاریخ قضاۃ بغداد:

مولف: رحبی: محمد بن عبدالرحمن البغدادی (ت ۱۱۹۷ھ/۱۷۸۲ء) جمہرۃ المراجع البغدادیہ میں اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ کتاب مخطوط کی شکل میں ہے۔ اور اس کا ایک نسخہ مولف کی تحریر میں عبدالقادر الرحبی کے پاس ہے جو کہ بصرہ میں مقیم تھے۔ اسی نسخہ سے ایک نسخہ الشیخ ابراہیم الدرائی نے تیار کیا یہ بھی مخطوطہ ہی کے حکم میں بغداد میں موجود ہے[۴۰]

---

۳۶ ـ ن۔ م، ۲، ۱۶۷ـ ۳۷ ذیل طبقات الحنابلۃ ط ۱ ص ۲۱۴ ـ ملاحظہ ہو ابن الد کا مقالہ تاریخ الحکام۔ اور ان کی کتاب تاریخ بغداد بھی۔ فی مجلۃ المواد عدد ۳ ۱۹۷۴ء ص ۲۳-۲۴

۳۸ حاجی ۱: ۲۹۱۔ بغدادی نے حاجی خلیفہ کے پہلے ہی نام کی اتباع کی ہے۔ ہدیۃ: ۸۷

۳۹ حاجی ۱: ۲۹۔ ۴۰ ن۔ م: ۲،۲۹۶: ۱۳۴